جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ایڈیٹر:- صادق محمد طاہر

جلد نمبر 4 ماہ صلح 1377 ہجری شمسی مطابق جنوری ~~1997~~ 1998ء شمارہ نمبر 1

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

رزق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک ابتلاء کے طور پر، دوسرے اصطفاء کے طور پر

'اصل بات یہ ہے کہ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلا کے طور پر، دوسرے اصطفا کے طور پر، رزق ابتلا کے طور پر تو وہ رزق ہے جس کو اللہ سے کوئی واسطہ نہیں رہتا، بلکہ یہ رزق انسان کو خدا سے دور ڈالتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے اسی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر کے فرمایا ہے لاتلھکم اموالکم تمہارے مال تم کو ہلاک نہ کر دیں اور رزق اصطفا کے طور پر وہ ہوتا ہے جو خدا کے لئے ہو۔ ایسے لوگوں کا متولی خدا ہو جاتا ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ اس کو خدا ہی کا سمجھتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔ صحابہؓ کی حالت دیکھو! جب امتحان کا وقت آیا۔ تو جو کچھ کسی کے پاس تھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ سب سے اول کمبل پہن کر آ گئے۔ پھر اس کمبل کی جزا بھی اللہ تعالیٰ نے کیا دی کہ سب سے اول خلیفہ وہی ہوئے۔ غرض یہ ہے کہ اصل خوبی خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہی مال کام آسکتا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ (الحکم جلد 3 نمبر 22 مؤرخہ 23 جون 1899ء)

آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالفطر فرمودہ 12 جولائی 1983 سے ایک اقتباس

آج میں نے سوچا ہے کہ میں احباب جماعت کو بتاؤں کہ کیوں ان کی عید بور ہوتی ہے اور اس میں لذت پیدا کرنے کا طریق کیا ہے...... عید کا دوسرا پہلو خدمت خلق ہے۔ غریب کے دکھ میں شریک ہونا اس کا دکھ بانٹنا اور اپنے سکھ اس کے ساتھ تقسیم کرنا یہ اور اس قسم کے دوسرے نیکی کے کام خدمت خلق سے تعلق رکھتے ہیں۔

چنانچہ رمضان سے پہلے میں نے احباب جماعت پر بڑی تفصیل سے واضح کیا تھا کہ رمضان میں ایک بڑا گہرا سبق پایا جاتا ہے اور روزہ کے اندر دوسری بہت سی حکمتوں کے علاوہ ایک بڑی گہری حکمت یہ ہے کہ امراء بھی غریبوں کے دکھوں کو سمجھنے کے اہل ہو سکیں۔ ان تلخیوں میں سے گزریں جن تلخیوں میں سے اکثر غرباء ہمیشہ گزرتے ہیں اور وہ ایک طرف تو خدا کا شکر کریں کہ یہ ایک مہینہ جو ہم نے گزارا ہے ہمارے بعض بھائی ایسے ہیں جن کے بارہ مہینے اسی طرح گزرتے ہیں اور پھر شکر کے ساتھ ان کے بارہ مہینے کے دکھ آسان کرنے کی کوشش کریں۔ یہ وہ دوسرا سبق ہے جو رمضان شریف نے ہمیں عطا کیا ہے۔

پس لازماً اس عید میں بھی خدمت خلق کا پھل لگنا چاہیئے۔ یہ دوسرا میٹھا پھل ہے جو اس عید کو قدرتی طور پر عطا ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر آپ اس پھل کی طرف ہاتھ نہ بڑھائیں اور اپنی لذتیں دوسری جگہ ڈھونڈیں تو آپ یقیناً بور ہوں گے کیونکہ یہ بات اور یہ سوچ انسان کو اپنے مقصد سے ہٹانے والی ہے اس نقطہ نگاہ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو وہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے جو بعض لوگوں کے لئے پیدا ہو جاتا ہے کہ مزاج خراب ہو رہے ہیں، مصیبت پڑی ہوئی ہے 'بور ہو رہے ہیں'۔ انہی گھروں میں اور اپنے رشتہ داروں میں جا جا کر جن کے گھروں میں ہمیشہ جاتے تھے۔

......اس نقطہ نگاہ سے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں کیونکہ یہ حق ہے۔ ذی القربیٰ کا بھی حق ہے۔ دوستوں کا بھی ہے۔ یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں لیکن ایک حق جو آپ مار کر بیٹھ گئے ہیں جب تک وہ حق ادا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ نہیں دیکھ سکیں گے اور وہ حق جس کے متعلق میں نے کہا ہے مار کر بیٹھ گئے ہیں۔ اس حق سے مراد ہے...... کہ جن کو ہم نے بڑی بڑی نعمتیں عطا کی ہیں اور دولتیں بخشی ہیں۔ ان کے اموال میں غرباء کا حق ہے۔ ایک طرح تو ہر کوئی یہ حق کچھ نہ کچھ ضرور ادا کرتا ہے اور اس عید میں شامل ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب وہ فطرانہ دیتا ہے جب وہ عید فنڈ دیتا ہے تو یقیناً اس حق کو ادا کر رہا ہوتا ہے۔ دنیا کے کسی مذہب میں بھی اس حق کو

** باقی صفحہ ۳ پر **

ریجن نیدرزاخسن (Niedersachsen) میں پہلا کامیاب جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

خدام و اطفال کے مابین سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر مقابلہ تقاریر

ریجن بھر سے مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے 335 احباب نے شمولیت کی

جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کو خدا کے فضل و احسان سے یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ سیدنا حضرت اقدس محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے موضوع پر تقریبات کا اہتمام کرتی رہتی ہے جن میں احباب جماعت کے سامنے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاک اور حسین سیرۃ کے مختلف پہلو اجاگر کئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے باقاعدہ طور پر ایک لائحہ عمل مرتب کر کے پورے اہتمام کے ساتھ کوشش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب اس کی برکات سے استفادہ کر سکیں۔ اسی قسم کی ایک کوشش Niedersachsen ریجن میں بھی کی گئی جس کے لئے دو ماہ قبل محترم خورشید احمد صاحب جاوید (ریجنل امیر) کی نگرانی میں ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کمیٹی کے ممبران اور ریجن بھر کی جماعتوں کے عہدیداران نے اس کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور سعی کی۔

چنانچہ مؤرخہ 29 نومبر 1997 کو ایک جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس میں مرکز سے محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی اور محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ نے تشریف لا کر سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاک سیرۃ کے مختلف پہلوؤں کے بارہ میں خطاب کیا۔ دو احباب نے حضور اقدس ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

اس جلسہ میں خدا کے فضل سے 335 احمدی و غیر احمدی افراد تشریف لائے جن میں جرمن، البانین، بوزنین، ترک اور پاکستانی خاص طور پر شامل ہیں۔ احباب کو پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت سے روشناس کرانے کے لئے مختلف

** باقی صفحہ ۳ پر **

جرمنی بھر کے ریجنز میں سالانہ تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد

تلقین عمل اور مجالس سوال و جواب کے علاوہ طلباء و طالبات کے مابین علمی مقابلہ جات بھی ہوئے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ "انت الشیخ الذی لا یضاع وقتہ" کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا یعنی اس وقت کی قدر کی جائے گی۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ان قیمتی اوقات کی قدر کرتے ہوئے جہاں خود انتہائی مصروف وقت گذارا وہاں اپنے متبعین کو بھی اسی نہج پر اپنی زندگیاں گذارنے کی تاکید فرمائی اور پھر آپ کے متبعین نے بھی اپنے پیارے آقا کے ارشادات کی اتباع میں ان اوقات کو اسی رنگ میں استعمال کرنے کی کوشش کی۔

اس سلسلہ میں انفرادی اور اجتماعی طور پر ایسے پروگرام بنائے جاتے ہیں جو کہ وقت کو بہترین مصرف میں لانے کا موجب ہوں۔ چنانچہ ہر سال ماہ دسمبر میں تعلیمی اداروں میں ہونے والی تعطیلات سے استفادہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ جرمنی ہر ریجن میں تعلیم القرآن کلاسز کا اہتمام کرتی ہے۔ جن میں طلباء و طالبات اپنے اپنے ریجن کے زیر انتظام قرآنی حکم کے مطابق "تفقہ فی الدین" کے حصول کی خاطر شامل ہوتے ہیں اور اس طرح اپنے اوقات کو نیک مقاصد کی تکمیل کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔

دسمبر 1997 کے اواخر میں حسب سابق ایسی ہی تعلیم القرآن کلاسز کا ریجنز کی سطح پر انعقاد کیا گیا۔ گذشتہ سال چونکہ تنظیم نو کے تحت مختلف نئے ریجنز کا قیام بھی عمل میں آیا لہذا امسال زیادہ طلباء و طالبات کو ان سے استفادہ کا موقع ملا۔ حالیہ کلاسز میں گذشتہ سالوں سے مختلف طریق اختیار کر کے اس طرح جدت پیدا کی گئی کہ 20 تا 25 دسمبر طالبات کے لئے اور 25 تا 30 دسمبر طلباء کے لئے کلاسز منعقد کی گئیں۔

اس مرتبہ ریجن Hessen-Mitte نے سب سے پہلے اپنی رپورٹ اخبار احمدیہ کے لئے ارسال کر کے سبقت حاصل کر لی۔ اسی طرح اس کے بعد ریجن Hessen-Thüringen نے بھی بروقت رپورٹ ارسال کی جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیگر مساعی پر مشتمل رپورٹس بھی باقاعدہ بھجواتا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

کلاسز میں مرکز کی طرف سے مقرر شدہ نصاب کے مطابق روزانہ اسباق دیئے جاتے رہے۔ ہر ریجن میں مختلف صاحب علم احباب نے درج ذیل مضامین پڑھانے میں خدمات سرانجام دیں۔ ترجمۃ القرآن، حفظ قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ اسلام و احمدیت، موازنہ مذاہب، کلام۔ مزید برآں غیر نصابی سرگرمیاں بھی ساتھ ساتھ جاری رہیں۔ جن میں مختلف علمی مقابلہ جات مجالس سوال و جواب اور تلقین عمل کے سلسلہ میں علماء کی تقاریر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جن میں جرمنی میں موجود تمام مربیان کرام نے اپنے اپنے ریجن میں تشریف لے جا کر طلباء و طالبات کے سوالات کے جوابات دیئے اور دیگر نصائح سے نوازا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

روزانہ کلاس کا آغاز بفضل خدا نماز تہجد سے کیا جاتا

** باقی صفحہ ۲ پر **

فرینکفرٹ میں واقفین نو کا سہ ماہی پروگرام

مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات، 57 میں سے 54 بچوں نے نماز سنانے کے مقابلہ میں حصہ لیا

مؤرخہ 6 دسمبر 1997 بمقام بیت القیوم (Niede-reschbach) فرینکفرٹ کے واقفین نو کا سہ ماہی پروگرام ہوا جس میں مختلف حلقہ جات سے ننھے واقفین بچوں اور بچیوں نے اپنے والدین کے ساتھ شمولیت کی اس طرح بچوں کے ساتھ ساتھ اس مبارک تحریک کی برکت سے بڑوں کی تربیت میں بھی بڑی مدد ملی۔

پروگرام کا آغاز محترم لوکل امیر صاحب فرینکفرٹ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کلام پاک مع ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قصیدہ کے چند اشعار پڑھے جانے کے بعد صدر اجلاس نے مختصر افتتاحی کلمات میں بچوں کو چند نصائح کیں اور ان کے والدین سے متعلقہ امور کی یاد دہانی کروائی۔

اس کے بعد بعض دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں سے سب سے پہلے نماز سنانے کا مقابلہ تھا خدا کے فضل و کرم سے احمدیت کے ان ننھے سپوتوں نے اس میں بڑے شوق سے حصہ لیا اور یہ امر یقیناً قابل راحت ہے کہ اس موقع پر حاضر 57 میں سے 54 بچوں نے اس مقابلہ میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ مستقبل کے ان معماروں کو اپنے سچے اور حقیقی عباد بنائے۔ ایک دلچسپ

** باقی صفحہ ۴ پر **

"ملتان میں سبز عماموں کا عظیم اجتماع"

لاہور کے ایک انگریزی ہفت روزہ اخبار فرائیڈے ٹائمز (7-13 نومبر 1997) میں مندرجہ بالا عنوان سے ایڈیٹر خالد احمد نے جو نوٹ لکھا ہے وہ ازدیاد علم کے لئے ترجمہ کر کے بھیج رہا ہوں اگر گنجائش ہو تو اخبار احمدیہ میں شائع کر دیں اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا ____ ڈاکٹر پرویز پروازی (سویڈن)

17 اکتوبر سے 20 اکتوبر تک، پاکستان کی ایک بہت بڑی مذہبی تنظیم دعوت اسلامی نے ملتان میں اپنا چوتھا عظیم الشان اجتماع منعقد کیا۔ اس کے نہایت مقدس امیر جناب مولانا الیاس قادری کو تین سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ملتان میں مومنوں کو جمع کریں۔ امسال بھی ریلوے کے محکمہ نے اس مقصد کے لئے سپیشل گاڑیاں چلائی تھیں تا کہ پاکستان بھر سے مخلصین جوق در جوق اس اجتماع میں حاضر ہو سکیں۔ بعض رپورٹوں کے مطابق حاضری تقریباً پانچ لاکھ تھی۔ تمام مخلصین کا تعلق بریلوی مکتب فکر سے ہے۔

دعوت اسلامی کے معتقدین سبز عمامے باندھتے ہیں اور ہر طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں مگر زیادہ تر لوگ نچلے درمیانے طبقے سے ہیں دعوت اسلامی کی سب سے بڑی مسجد اور درسگاہ لاہور نیپا اکیڈمی کے پاس مال روڈ پر نہر کے پل کے پاس واقع ہے۔ ملتان میں ہر سال اجتماع کی جگہ ایک چھوٹے سے شہر میں تبدیل ہو جاتی ہے جس میں منتظمین کی طرف سے تمام سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں تا کہ شریک ہونے والے اپنی ضروریات کی چیزیں خرید سکیں بالکل اسی طرح جس طرح لاہور کی تبلیغی جماعت والے اجتماع میں ہوتا ہے۔ اجتماع کے تین دنوں میں ملتان کی اقتصادیات کو بہت فروغ ملتا ہے کیونکہ باہر سے آنے والے اپنی خورونوش اور ضرورت کی چیزیں خرید کرتے ہیں۔

یہ اجتماع فی الحقیقت بین الاقوامی اجتماع ہوتا ہے کیونکہ اس میں دنیا بھر سے لوگ آتے ہیں اس کے امیر نے ایک دنیا دیکھ رکھی ہے اس لئے وہ دنیا بھر میں جانے پہچانے ہیں ان کی کرشماتی شخصیت اور روحانیت میں کسی کو کلام نہیں مگر بعض شرارتی لوگوں نے ان پر حملے کرنے کی کوشش بھی کی ہے مگر انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے۔ یہ بھی ان کا معجزہ ہے کہ لوگ انہیں ضرر نہیں پہنچا سکے۔ مگر اب کے برس ایک بڑا ہی نا مسعود واقعہ ہوا ہے۔

دیوبندی مسلک کے مدرسوں کے چھ طلباء جو، دوسرے وفود کے ساتھ، اس اجتماع میں شریک ہونے کے لئے آئے تھے اغوا کر لئے گئے اور ان میں سے چار کو گولی سے اڑا کر ان کی نعشیں شہر کی نہر میں پھینک دی گئیں۔ دو طلباء کا تعلق دیوبندی مدرسہ خیر المدارس سے تھا اور دو کبیر والا کے دیوبندی دار العلوم سے آئے تھے۔ اغوا ہونے والے طلباء کی تعداد چھ تھی، انہیں تین دن تک شدید اذیتیں دی گئیں اور پھر انہیں انیس اور بیس کی درمیانی شب نہر کے کنارے کھڑا کر کے پیچھے سے گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ خیر المدارس کے دو طلباء مردہ بن کر لیٹے رہے مگر صحیح سلامت بچ نکلے اور انہوں نے ہی شہر پہنچ کر پولیس کو رپورٹ دی اور اجتماع کے مقام پر پہنچ کر اذیتیں دینے والے گروہ میں سے دو آدمیوں کو پہچان بھی لیا۔ پولیس نے انہیں قابو کر لیا ہے مگر اپنی تحقیقات خفیہ رکھ رہی ہے۔ ان دو طلباء نے اخبارات کو بھی انٹرویو دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اغوا کنندگان یہی ظاہر کرتے رہے کہ انہوں نے یہ سب کچھ دعوت کے امیر کے حکم سے کیا ہے۔ یہ بات کسی طرح درست نہیں ہو سکتی دونوں مجرم 'را' کے بھیجے ہوئے ایجنٹ ہی ہو سکتے ہیں جو فتنہ برپا کرنے کی غرض سے بھیجے گئے تھے۔

'را' ان دنوں دیوبندیوں اور بریلویوں کے اختلافات کو ہوا دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ طریق یہ ہے کہ پہلے دیوبندیوں اور بریلویوں میں ایک دوسرے کے خلاف شک و شبہ کی فضا پیدا کی جائے۔ ملتان میں 'را' نے یہی کرنے کی کوشش کی۔ دعوت اسلامی کے امیر چونکہ معجزات کے حامل ہیں اس لئے دیوبندی مسلک والوں کے نزدیک ان کا ایمان مشکوک ہے۔ 'را' والوں نے یہ تاثر پھیلانے کی کوشش کی ہے کہ دعوت کے امیر کو دیوبندیوں کی طرف سے حملہ کا خطرہ تھا اس لئے انہوں نے خود اپنا گینگ بنا لیا تا کہ خطرہ کو روکا جا سکے۔ یہ قتل و غارت دراصل دیوبندی بریلوی مسلک کی چپقلش کے نتیجہ میں ہوئی۔

مولینا الیاس بریلوی مسلک کے مطابق صحیح روحانی شخصیت ہیں اور عراق کے غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی اور بھوپال کے احمد رضا خان بریلوی کے مقلد ہیں۔ ان کی معرکۃ الآراء تصنیف 'فیضان سنت' ہے جو باریک چھاپے کے 1326 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ بریلوی مسلک کی احادیث کا ایک خزانہ ہے جس میں ہر حدیث کو بریلوی مسلک کے عظیم ترین بزرگوں کے استناد کے ساتھ درج کیا گیا ہے اس کتاب میں معجزات کا بیان بھی ہے جنہیں دعوت کے ارکان کی خوابوں کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔ کتاب دو خوابوں سے شروع ہوتی ہے پہلی خواب ہے کہ آنحضرت ﷺ خواب دیکھنے والے کی طرف تشریف لا رہے ہیں ان کے دائیں ہاتھ پر غوث الاعظم ہیں اور بائیں ہاتھ پر احمد رضا خان بریلوی ہیں۔ حضور کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے۔ خواب دیکھنے والا سوال کرتا ہے 'یا رسول اللہ! حضور کے ہاتھ میں یہ کون سی کتاب ہے؟' جواب ملا 'یہ مولینا الیاس قادری کی کتاب فیضان سنت ہے جو امت کو ان کا تحفہ ہے۔' خواب دیکھنے والے نے یہ بھی دیکھا کہ کتاب واقعی فیضان سنت تھی۔ دوسری خواب ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک میز پر تشریف رکھتے ہیں اور ایک کتاب میں سے درود پڑھ رہے ہیں اور اس پر بہت مسرت کا اظہار فرما رہے ہیں آنحضرت ﷺ کے چلے جانے کے بعد خواب دیکھنے والے نے دیکھا کہ وہ کتاب 'فیضان سنت' ہے۔

مولینا الیاس قادری 1950 میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین کتیانہ جونا گڈھ انڈیا سے ہجرت کر کے آئے تھے۔ ان کے والد گرامی کچھ عرصہ کے لئے سری لنکا میں کسی کمپنی میں کام کرتے رہے۔ حج کے لئے تشریف لے گئے تو گرمی کی وجہ سے وہیں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی بیٹی کا کہنا ہے کہ اس کے والد خواب میں آئے۔ ان کے ساتھ ایک بزرگ تھے جنہیں خواب دیکھنے والی نے آنحضرت ﷺ قرار دیا ہے۔ انہوں نے اسے بتایا کہ وہ بہت خوش نصیب ہے۔ مولینا الیاس قادری کے والد کے بارہ میں مشہور ہے کہ جب سری لنکا میں غوث اعظم کا قصیدہ پڑھتے تھے تو ان کی چارپائی روحانی قوت سے زمین سے اوپر اٹھ جاتی تھی۔ ایک معجزہ یہ بھی بیان کیا گیا کہ مولینا کے فوت شدہ بھائی آئے اور انہوں نے بتایا کہ وہ مولینا کے الیاس قادری کی شفاعت کی وجہ سے قبر کے عذاب سے بچا لئے گئے۔

بعد میں مولینا نے سری لنکا میں میمن مسجد کی تولیت سنبھالی جہاں سے ان کی شہرت امریکہ اور یورپ تک پھیلی اور مسلمانوں کے موجودہ دور کی برائیوں کے خلاف پناہ کے لئے مولینا کی پیروی اختیار کی۔ ان کے اثر کے تحت ناول پڑھنا چھوڑ دیئے، تصویریں ترک کر دیں، ٹیلیویژن دیکھنا چھوڑ دیا، عورتوں نے نئے فیشن اختیار کرنے ترک کر دیئے، مردوں نے داڑھیاں رکھ لیں اور اس طرح صحیح سنت پر عمل پیرا ہو گئے۔

ملتان میں دوسرے اجتماع کے موقع پر مولینا پر حملہ ہوا مگر حملہ آور کے ہاتھ خنجر سمیت مفلوج ہو کر رہ گئے۔ امیر نے حملہ آور کو معاف کر دیا۔

'فیضان سنت' میں ایک غیر معمولی خواب بھی بیان ہوا ہے جو امیر دعوت اسلامی کے روحانی مرتبہ اور بزرگی کا بین ثبوت ہے۔ مدینہ میں ایک بزرگ یمنی نے معتقدین کو بتایا کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ در کعبہ کے سامنے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کعبہ کی جانب لے چلے۔ وہ قریب پہنچے تو اندر ایک شخص سبز عمامہ باندھے کھڑا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے بتایا کہ یہ دعوت اسلامی کے امیر الیاس قادری ہیں۔

کتاب 'فیضان سنت' واقعی بڑی ولولہ انگیز کتاب ہے۔ اس میں مصنف نے لکھا ہے کہ حضورؐ کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز اور کوئی نہیں تھی اور جب حضورؐ کو پسینہ آتا تھا تو صحابہ شیشیاں بھر بھر کے پسینہ اکٹھا کرتے اور بعد میں خوشبو کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ کتاب کیا ہے روزمرہ کے معاملات کی ایک مکمل رہنما ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد باقی تمام کتابیں حشو معلوم ہونے لگتی ہیں اس میں بیس حدیثیں محض چھینکنے کے مسائل پر ہیں، پچاس کھانے کے بارہ میں ہیں۔ یہ کتاب بتاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر پانی پی لے تو اس کو قے کر کے پانی نکال دینا چاہیئے۔ پانی پچاس سانسوں میں پینا ضروری ہے۔ سونا (Gold) حرام ہے اور وہ شخص جو سونے کی نب سے لکھتا ہے وہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ استنجے کے مسائل پر ستر حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ بڑے استنجے کے لئے ایک ڈھیلا ناکافی ہے کم از کم دو ڈھیلوں کی ضرورت ہے۔ بلا ضرورت اعضائے نہانی کی جانب دیکھنا انسان کی یادداشت کو کمزور کر دیتا ہے۔

انسان کی صحت کے بارہ میں بھی بڑی مفید معلومات جمع کی گئی ہیں۔ اگر دودھ میں کوئی مکھی گر جائے تو اس کا دوسرا پر دودھ میں ڈبو کر اسے نکال دیا جائے کیونکہ مکھی کا ایک پر مضر جراثیم کا حامل ہوتا ہے مگر دوسرے پر میں جراثیم کو جذب کرنے کی قوت ہوتی ہے۔ دعوت اسلامی کا امتیازی نشان سبز عمامہ کے علاوہ مسواک بھی ہے جو قمیص میں ایک خاص بنی ہوئی جیب میں نمایاں رکھی جاتی ہے۔ اس بات میں کوئی کلام نہیں کہ پاکستان میں ایک روحانی انقلاب آ رہا ہے جس کی طرف پاکستان کے لوگ کھچے آ رہے ہیں۔ دشمن اور اس کی خوفناک ایجنسی 'را' دیوبندی بھائیوں کے ذہنوں کو مسموم کرنے کی سر توڑ کوشش میں مصروف ہیں اور امیر دعوت اسلامی پر 'کفر' کے الزامات کی تشہیر کر رہے ہیں۔ مگر انشاء اللہ ناکام رہیں گے اور مسلمان بھائی تقسیم ہونے سے انکار کر دیں گے۔

(فرائیڈے ٹائمز لاہور صفحہ 9 مؤرخہ 7 تا 13 نومبر 1997ء)

تقریب آمین

☆ مؤرخہ 29 دسمبر 1997ء کو بعد نماز مغرب نماز سنٹر Nidda میں مکرم و محترم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ کی صدارت میں ایک تقریب آمین کا انعقاد ہوا جس میں خاکسار کی بیٹی عزیزہ مسعودہ ضیاء (بعمر 8 سال) نے قرآن کریم ناظرہ کے دور اول کی تکمیل پر قرآن کریم کا کچھ حصہ سنایا محترم مربی صاحب نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تعلیم قرآن کی اہمیت و برکات واضح کیں اور بچی کو دعاؤں سے نوازا۔

اس موقع پر محترم ریجنل امیر صاحب Hes-sen-Mitte کے علاوہ ریجن بھر سے تعلیم القرآن کلاس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے اساتذہ و طلباء بھی موجود تھے۔ عزیزہ موصوفہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (آف چک 166 مراد۔ بہاولنگر) کی پوتی اور مکرم محمد شفیع صاحب منہاس (Ortenberg) کی نواسی ہے۔

(شبیر احمد ضیاء - Nidda)

☆ خاکسار کی بیٹی عزیزہ رضوانہ احمد نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے (الحمد للہ علیٰ ذلک) اس سلسلے میں خاکسار کی رہائش گاہ پر ایک تقریب آمین منعقد کی گئی جس میں خاکسار کے بڑے بھائی مکرم شبیر احمد صاحب ضیاء نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور اس موقع پر تشریف لانے والے اقرباء و احباب کے ساتھ بچی کو دعاؤں سے نوازا۔

عزیزہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی کی پوتی اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب قمر (کراچی) کی نواسی ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

(مشتاق احمد بھٹی - Nidda)

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے سینوں اور گھروں کو قرآنی انوار سے منور فرمائے اور تمام زندگی اس پاک تعلیم کے مطابق گذارنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ (آمین)

بقیہ :- سالانہ تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد

اور نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد انجام پذیر ہو کر گویا سارا دن ایک پاک دینی ماحول میں گذارا جاتا۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد MTA پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اردو کلاس سے بھی استفادہ کیا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں طالبات کو اجتماعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان قیمتی اور پر معارف ارشادات و نصائح سننے کا بھی شرف حاصل ہوا جو کہ جلسہ سالانہ قادیان کے لئے MTA سے براہ راست نشر کئے گئے۔

اگر حاضری کی رپورٹس ریجنز کی طرف سے مل جاتیں تو ان کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا جا سکتا تھا۔ تاہم اگر بعد میں مکمل اعداد و شمار موصول ہو گئے تو ایک مختصر جائزہ دوبارہ پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ خدا کرے کہ " تفقہ فی الدین " کے سلسلہ میں کی جانے والی یہ کوششیں بار آور ہوں اور حاضر ہونے والے تمام طلباء و طالبات کی تعلیمی و تربیتی ہر لحاظ سے ترقیات کا موجب ثابت ہوں۔ آمین۔

تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

دعوت الی اللہ کے میدان میں قابل تقلید کارکردگی

فلڈا اور فرینکفرٹ میں بزبان عربی تبلیغی نشستوں کا انعقاد

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے ایک ایسی عالمگیر جماعت ہے جس میں ہر طبقہ فکر، ہر رنگ و نسل کے لوگوں کو خدا نے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا ہے جہاں سے وہ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے روحانی فیض پا کر دین اسلام کی منادی کرتے اور تشنہ روحوں کو سیراب کرتے ہیں اس کے مناسب حال مختلف طریق استعمال کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک طریق ایسی مجالس کا انعقاد ہے جن میں مختلف زبانیں بولنے والے افراد کو مدعو کیا جاتا ہے اور انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کرایا جاتا ہے اسی طرز پر جماعت احمدیہ فلڈا کے زیر انتظام ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا جس میں عرب دوستوں کو دعوت دی گئی۔

ماہ اکتوبر 1997 میں ہونے والی اس نشست میں سات سال قبل قبول احمدیت کی سعادت پانے والے ایک عرب مخلص اور پرجوش داعی الی اللہ محترم سمیر بخوطہ صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے مختلف رنگوں میں کئے جانے والے اعتراضات کی حقیقت بیان کی اور حاضرین کی طرف سے کئے جانے والے سوالات کے بہت ہی مدلل اور عمدہ جوابات دیئے۔

گو حاضری کے لحاظ سے مہمانوں کی تعداد صرف پانچ تھی تاہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ اگر ایک سعید روح بھی اسلام کی آغوش میں آجائے تو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے خدا کے فضل و احسان سے اس مجلس میں شامل تمام عرب احباب کو قبول احمدیت کی سعادت ملی اور اس لحاظ سے یہ مجلس بہت کامیاب ثابت ہوئی۔ اللھم بارک وزدو ثبت اقدامھم

اللہ اس سلسلے میں کام کرنے والے تمام داعیان الی اللہ وکارکنان کی خدمت کو قبول فرماتے ہوئے انہیں دین و دنیا کی بہترین حسنات عطا فرمائے اور مزید ترقی کی طرف قدم بڑھانے کی سعادت عطا فرماتا رہے اور نئے آنے والے احباب کے ایمان و یقین میں بھی ترقیات عطا فرمائے اور اس حاصل کردہ نور کو آگے پھیلانے کی سعادت بخشتا رہے۔ آمین۔

(رپورٹ :- محمود احمد ناصر نمائندہ اخبار احمدیہ ریجن Hessen-Thüringen)

مؤرخہ 30 نومبر 1997 کو فرینکفرٹ میں بھی ایک ایسی ہی مجلس کا انعقاد کیا گیا جس میں 15 عرب افراد نے تشریف لا کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف حاصل کیا اور اس بارہ میں مختلف سوالات کئے جن کے محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی نے قرآنی دلائل اور احادیث کے حوالہ جات سے مزین جوابات دیئے۔ اس موقع پر محترم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ نے سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک عربی قصیدہ بھی پڑھ کر سنایا جس کا مہمانوں پر بہت اچھا اثر ہوا اللہ جملہ مہمانان کو نور احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے منور فرمائے جس کے نتیجے میں وہ اوروں کو بھی اس شمع ہدایت کے ذریعہ صراط مستقیم پر گامزن کرنے والے ہوں۔ آمین۔ (رپورٹ :- لوکل امیر فرینکفرٹ سٹی)

☆☆☆☆☆☆

شعبہ ہومیوپیتھی جرمنی مختلف امراض کی ادویہ پر مشتمل ایک بکس تیار کرے گا

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظوری مرحمت فرمادی

شعبہ ہومیوپیتھی جرمنی کی طرف سے ایک بکس تیار کیا جا رہا ہے جس میں روزمرہ پیش آنے والی امراض سے متعلق مکمل نسخہ جات پر مشتمل ادویہ ہوں گی۔ جرمنی میں شعبہ ہومیوپیتھی کے انچارج محترم رانا سعید احمد خاں صاحب نے ایک ملاقات کے دوران بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی گئی تو پیارے آقا نے ازراہ شفقت خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اسے پورے یورپ میں پھیلانے کا ارشاد فرمایا (فالحمد للہ علیٰ ذلک)

انہوں نے کہا کہ کم و بیش یکصد امراض سے متعلق نسخہ جات پر مشتمل اس بکس میں احباب کی سہولت کے لئے ایک فہرست بھی ہوگی جس میں مختلف ادویہ کے استعمال سے متعلق ضروری علامات درج ہوں گی۔ محترم سعید خاں صاحب نے احباب کی خدمت میں گذارش کی ہے کہ ادویہ کی علامات کو خاص طور پر ملحوظ رکھ کر استعمال کیا جائے اگر کسی قسم کی مشکل ہو تو نظام کے تابع قائم کی گئی اپنے ریجن یا کسی قریبی ہومیوپیتھی ڈسپنسری سے رجوع فرمائیں۔ بکس تیار ہونے پر انشاء اللہ احباب کی خدمت میں اطلاع کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش میں برکت ڈالے اور بہتوں کی شفا کا موجب بنائے۔

جرمنی میں عید الفطر

30 جنوری 1998 بروز جمعۃ المبارک ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں ادارہ اخبار احمدیہ کی جانب سے دلی مبارک باد۔ خدا کرے یہ دن دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے دائمی خوشیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

فضل خدا کا سایہ تم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گذرے

بقیہ :- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید الفطر سے ایک اقتباس

تفصیل کے ساتھ ایک اصول کے مطابق اور ایک تنظیم کے تحت ادا نہیں کیا جاتا۔ جس طرح اسلام میں کیا جاتا ہے مگر جو زائد بات میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب تک آپ خود اپنے وقت کو بھی اور دیگر طاقتیں جو خدا نے آپ کو بخشی ہیں ان کو بھی غریب کے لئے قربان نہ کریں۔ پھر آپ کی پوری عید ہوگی۔ پھر آپ کو پتہ لگے گا کہ عید میں لذت کیا ہے۔ مثلاً آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تموّل کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں۔ اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو ان کے گھر میں زائد پڑی تھیں اور جو ان کا پیٹ خراب کرنے کے لئے مقدر تھیں وہ غریب بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ساتھ لے جائیں اور وہ زائد پھل بھی جس نے زائد از ضرورت استعمال کی وجہ سے ان کو ہیضہ کر دینا تھا، غریب بچوں کو دیں تاکہ ایک دن تو ایسا ہو کہ ان کو بھی کچھ نصیب ہو تو کچھ وہ پھل پکڑیں، کچھ مٹھائیاں گھر سے اٹھائیں کچھ بچوں کے لئے ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے تھے وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو! آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں۔ ہمارے ساتھ چلو، ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے، ان کو عید مبارک دیں گے۔ ان کے حالات دیکھیں گے اور ان کے اپنے ساتھ سکھ بانٹیں گے۔ اگر منظّم طریق پر اس کام کو کیا جائے تو اس کا بہترین طریق یہ ہوگا کہ آپ صدر محلّہ کے پاس پہنچیں تاکہ لوگ ایک ہی گھر میں بار بار نہ جائیں اور ایسے گھروں میں نہ جائیں جہاں ضرورت نہ ہو، صدر محلّہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے محلے میں کون کون سے غریب لوگ رہتے ہیں جو اس حسن سلوک کے زیادہ مستحق ہیں۔ کون کون سے یتامیٰ ہیں۔ کون کون سی بیوگان ہیں، کون کون سی بوڑھی عورتیں ہیں اور کون سے بیمار اور بوڑھے لوگ ہیں جن کا زندگی میں کوئی رفیق اور کوئی ساتھ نہیں رہا۔ ایسی فہرستیں اول تو صدران محلّہ کے پاس موجود رہتی ہیں اگر نہیں تو وہ اپنے ذہن میں دہرائی کریں اور جاتے ہی ایسی فہرستیں جلدی سے تیار کر لیں اور پھر وہ محلّہ کے امراء کو بتائیں اور امراء سے مراد ضروری نہیں کہ لکھ پتی ہوں کیونکہ امارت اور غربت ایک نسبتی چیز ہے وہ لوگ جو نسبتاً آسودہ حال ہیں جن کو عید کے دن یہ احساس نہیں ہوتا کہ پیسے ہوتے تو ہم بچوں کی خوشیاں کرتے۔ وہ سارے امراء ہیں ایسے لوگ جب تیاری کر لیں تو اپنے اپنے محلے کے صدر کے پاس پہنچیں اور ان سے کہیں کہ بتاؤ ہمارے حصہ میں کون سے گھر دیتے ہو، اگر تین گھروں میں جانا ہے تو تین گھروں کی فہرست لے لیں۔ اگر چار یا پانچ میں جانا ہے تو ان کی فہرست لے لیں اور لازماً ایک سے زیادہ گھر ڈھونڈنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ ایک اقتصادی قانون ہے کہ جتنا زیادہ غریب ملک ہو اتنی ہی غربت زیادہ اور امارت نسبتاً کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے ہمارے ہاں متموّل نہ سہی نسبتاً آسودہ حال اور سفید پوش ہی کہہ لیجئے ان کی تعداد غرباء کی تعداد کے مقابل پر کم ہوگی۔ یہ قدرتی قانون ہے اس لئے کوشش کریں کہ حتی المقدور ایک سے زیادہ گھروں میں تحفے بانٹیں مگر بہرحال یہ کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں ہے۔ آپ نے عید منانی ہے۔ آپ اپنی توفیق کے مطابق جتنی عید بھی منا سکیں بہتر ہے۔ اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی۔ کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے۔ کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑے ناشکری کے دن کاٹے ہیں۔ ہم تیرے بڑے ہی ناشکر گذار بندے تھے۔ نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آکر وہ روئیں گے خدا کے حضور اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذّت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرّتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہوں گی۔ ان کو بے انتہاء ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہا سرور ان کو عطا ہوں گے۔ یہ ہے وہ عید جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی عید ہے۔ یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے۔ پہلے بھی یہی عیدیں تھیں جو خدا نے عطا کی تھیں لیکن بعد میں آنے والوں نے ان عیدوں کے مزاج بدل ڈالے، ان کے مضمون کو بھلا دیا، اپنی عیدوں کے رنگ بگاڑ دیئے تو وہ عیدوں کے مقاصد سے دور جا پڑے۔ ان کے لئے وہ عیدیں، عیدیں نہ رہیں جو خدا اپنے مومن بندوں کو عطا کرنا چاہتا ہے۔......

یہ ضروری نہیں ہے کہ خدمت خلق کے طور پر غریب کے دکھ بانٹنے کے لئے احمدی کو تلاش کیا جائے ایسی جماعتیں جہاں احمدی تعداد میں تھوڑے ہیں وہاں ارد گرد غریب محلوں میں حسب توفیق غریبوں کی مدد کے لئے جائیں صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدیوں کو اس قسم کی عید منانی چاہئیے۔......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ :- جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔ مکرم پیٹر ناصر صاحب (جرمن احمدی) نے جرمن زبان میں، محترم بے سیم کولنگ نے روما زبان میں اور محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس نے اردو کے علاوہ ترکی زبان میں بھی خطاب کیا۔

اس جلسہ کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ تمام تقاریر کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی کیا جاتا رہا۔ اسی طرح موقع کی مناسبت کے پیش نظر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر خدام و اطفال کے مابین اردو اور جرمن زبان میں تقاریر کا مقابلہ بھی ہوا جن میں اول دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال کو اجلاس دوم میں محترم ریجنل امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور احباب جماعت کو ضروری نصائح بھی کیں۔

یہ جلسہ دلچسپیوں سے بھرپور ایک یادگار جلسہ تھا اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو بار آور فرماتے ہوئے اس کے نیک اور اعلیٰ مقاصد پورے فرمائے اور سیرت محمدیؐ کے حسین پہلو عملی رنگ میں احباب کی زندگیوں میں اجاگر ہونے لگیں۔ (آمین)

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

کوبلنس سٹی اور باد نوہائم کی جماعتوں میں جرمن نشستوں کا انعقاد

محترم مولانا عبدالباسط صاحب طارق نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے

☆ ماہ نومبر 1997 میں جماعت احمدیہ Koblenz Stadt کو جرمن زبان میں ایک تبلیغی نشست کے انعقاد کی توفیق ملی جو کہ ایک مخصوص انفرادیت کی حامل تھی کیونکہ اس سلسلے میں جرمن مزاج کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک پہاڑی پر واقع خوبصورت ہوٹل کا ہال کرایہ پر لیا گیا اور انتظامیہ سے یہ درخواست کی گئی کہ پانی اور کافی وغیرہ ہوٹل سے خریدی جائے گی مگر مہمانوں کی خدمت میں پاکستانی کھانوں پر مشتمل ڈش اپنی طرف سے پیش کی جائے گی جس پر ہوٹل کی انتظامیہ نے اتفاق کیا۔ اس طرح دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ کفایت شعاری کی بھی ایک مثال قائم کی گئی۔ سابقہ تجربہ کے پیش نظر 15 مہمانوں کی آمد متوقع تھی تاہم احتیاطاً 30 مہمانان کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دی گئی 'وسع مکانک' کی خدائی بشارت اس رنگ میں بھی پوری ہوئی کہ اللہ کے فضل سے وقت مقررہ سے قبل ہی تمام سیٹوں پر مہمان تشریف فرما ہو چکے تھے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔ واضح رہے کہ 23 عورتوں اور سات مردوں پر مشتمل ان مہمانوں میں اساتذہ، انجینئر اور تاجر پیشہ خواتین وحضرات کے علاوہ جنگ عظیم دوم کی بحریہ کے ایک سابق کپتان بھی شامل تھے۔

نشست کا آغاز مرکز سے تشریف لانے والے محترم مولانا عبدالباسط صاحب طارق مربی سلسلہ کی صدارت میں ہوا۔ قرآن کریم کی سورہ مریم سے چند آیات کی تلاوت اور ان کا جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد دو چھوٹی بچیوں نے جرمن ترانہ "Islam Heisst Frieden" خوش الحانی سے پڑھا جسے مہمانوں نے بہت پسند کیا۔ بعدازاں محترم مولانا عبدالباسط صاحب طارق مربی سلسلہ نے اسلام میں عورت کا مقام، اسلام آزادیٔ ضمیر کا ضامن ہے اور اسلامی جہاد سے متعلق اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا نیز بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اُسی طرح اسلام میں راہ پا جانے والے غلط عقائد کی اصلاح فرمائی ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہود کے غلط عقائد کی اصلاح فرمائی تھی اور ہم اسلام میں ایک اصلاح شدہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں نام نہاد خونی اسلام سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

اس کے بعد مہمانوں کو سوالات کی دعوت دی گئی۔ محترم امام باسط صاحب نے بڑے ہی مدلل انداز میں سوالات کے جوابات دیئے۔ اسی طرح بچیوں نے 'لا الہ الا اللہ' کے الفاظ پر مشتمل ایک جرمن نظم خوش الحانی سے پڑھی جسے مہمانوں نے پسند کیا اور بہت داد دی۔ اس دوران مختلف پاکستانی کھانوں سے مہمانوں کی تواضع بھی کی گئی جنہیں بہت پسند کیا گیا۔ نشست کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے محترم مربی صاحب نے مزید سوالات کرنے کی دعوت دی اس پر بعد میں قریباً نصف گھنٹہ تک انفرادی سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ مہمانوں نے خدا کے فضل سے بہت خوشی کا اظہار کیا اور اکثر دوستوں نے لٹریچر حاصل کرتے وقت بخوشی دوبارہ آنے کا وعدہ کیا اللہ انہیں نور اسلام واحمدیت سے منور فرماتے ہوئے ایک مفید وجود بنائے۔ آمین۔

اس سلسلے میں مقامی لجنہ کی سیکرٹری صاحبہ تبلیغ اہلیہ محترم منور احمد صاحب خالد کا ذکر نہایت مناسب بلکہ ضروری ہوگا جنہوں نے اس سلسلے میں انتھک محنت اور انفرادی رابطہ کر کے دعوت دی جس کے نتیجہ میں مذکورہ مہمانان میں سے اٹھائیس مہمان خدا کے فضل سے ان کی دعوت پر اس نشست میں شامل ہوئے اللہ انہیں دین و دنیا کی بہترین حسنات سے نوازے اور دعوت الی اللہ کے اس جذبہ میں مزید ترقیات و برکات عطا فرمائے۔ اگر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے پیش نظر ہر احمدی اس میدان میں اپنے آپ کو جھونک دے تو کیسا حسین منظر ہوگا اور کتنے حسین نتائج سامنے آئیں گے۔ اللہ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے والا وجود بنائے۔ آمین۔ (رپورٹ:۔صدر جماعت)

☆ جماعت احمدیہ باد نوہائم (Bad Nauheim)

اللہ کے فضل سے کچھ عرصہ سے دعوت الی اللہ کے میدان میں بہت سرگرم ہے جہاں دیگر مساعی کے علاوہ تبلیغی سٹال بھی لگائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی ایک سٹال پر مقامی ہسپتال میں زیر علاج ایک جرمن دوست آئے جن سے تفصیلی گفتگو ہوئی جس سے متاثر ہو کر انہوں نے اپنے دیگر ساتھیوں کو بھی اسلام کا تعارف کروایا اور فون پر بتایا کہ پندرہ بیس دوست اسلام واحمدیت کے بارہ میں سوالات کرنا چاہتے ہیں چنانچہ ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں خدا کے فضل و کرم سے سترہ مہمانان شامل ہوئے۔

مرکز سے محترم مولانا عبدالباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ احمدیہ تشریف لائے آپ نے مہمانوں کی طرف سے کئے جانے والے سوالات کے بڑے احسن رنگ میں مدلل جوابات دیئے اللہ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے اس مجلس میں مہمانوں کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ دو گھنٹے کا مقررہ وقت بڑھتے بڑھتے چار گھنٹے تک جا پہنچا اور مہمانان بڑے انہماک سے جوابات سنتے رہے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور سعید روحوں کو نور ھدایت سے منور فرمائے۔

مزید خوشکن اور دلچسپ یہ امر ہے کہ جس ہال میں یہ پروگرام منعقد کیا گیا وہ مقامی چرچ والوں نے بخوشی دیا تھا، اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزاء دے۔ آخر پر مہمانوں کی تواضع ان پاکستانی کھانوں سے کی گئی جو کہ مقامی احباب جماعت نے اپنے گھروں سے تیار کر کے پیش کئے تھے جنہیں مہمانوں نے بہت پسند کیا اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں خدمات بجالانے والے تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین) (رپورٹ:۔صدر جماعت)

قلمی معاونین کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

جملہ عہدیداران و قلمی معاونین اخبار احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ آئندہ اپنی رپورٹس اور مضامین درج ذیل پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

S. M. Tahir
LUSTGARTEN STR. 8 - B
61203 REICHELSHEIM / WECKESHEIM
Ph. 06035-18501

" کُنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً "

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان فرمودہ پر معارف تفسیر

☆☆☆ مرسلہ الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی ☆☆☆

کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (آل عمران ۱۰۴)

"یعنی تم دشمن تھے ایسے دشمن کہ ابن العم (چچا کا بیٹا) کا لفظ بھی گویا لڑائی کا نشان تھا حالانکہ یہ رشتہ اتحاد و قرب کیلئے ہے۔ دوسرا عیب شرک کا تھا اس کا اس قدر زور تھا کہ مکہ معظمہ کے اندر 360 بت تھے اس شرک کے متعلق آپ کی تعلیم خصوصیت سے ایسی تھی کہ اس کی جڑیں کاٹ دے چنانچہ اول تو لاالہ الا اللہ تمام شرکوں کی جڑ کاٹتا ہے۔ اس کے معنی ہیں اللہ کے سوا کوئی ہمارا حاجت روا نہیں، ہم کسی کو سجدہ نہیں کرتے، اس کے سوا کوئی ہماری دعا کو نہیں سنتا، ہم کسی کی نذر کو نہیں مانتے، پھر صریح طور پر فرمایا:۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر مادون ذلک (النساء ۴۹)

آپ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) جب عورتوں سے بیعت لیتے تھے تو سب سے پہلے یہی وعدہ لیتے تھے۔ ان لا یشرکن باللہ. (الممتحنۃ ۱۳)

غرض عرب میں دو عیب تھے دونوں کے دور کرنے کیلئے آپ نے بڑی بڑی کوششیں کیں اور ان کو شرک سے نکال کر توحید کی راہ دکھائی اور خانہ جنگیوں سے چھڑا کر بھائی بھائی بنا دیا۔ قوموں میں وحدت کا بیج بونے کے لئے چار اصول بتلائے۔

۱:۔ بدظنی کی ترک کیونکہ یہی جڑ ہوتی ہے تمام برائیوں کی۔ بدظنی سے نکتہ چینی تک نوبت پہنچتی ہے اور پھر غیبتیں شروع ہوجاتی ہیں اس لئے ارشاد کیا۔

یا یھا الذین امنوا اجتنبو کثیراً من الظن۔ (الحجرات ۱۳)

۲:۔ ٹھٹھا ترک:۔ یہ بھی کئی قسم کی لڑائیوں کا موجب ہوجاتا ہے اس لئے فرمایا لایسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم (الحجرات ۱۲)

۳:۔ اگر کوئی تمہیں تکلیف دے تو تم صبر سے کام لو۔ چنانچہ فرمایا ان اللہ مع الصبرین (البقرہ ۱۵۴) دنیا میں جتنی جنگیں ہوتی ہیں اگر ایک طرف صابر ہو تو نفع اٹھائے مگر افسوس کہ سطحی خیالات کے لوگ صبر کی حقیقت کو نہیں سمجھتے حالانکہ دیکھتے ہیں اگر شہنشاہ کسی کی معیت کا دعویٰ کرے تو وہ شخص پھولا نہیں سماتا۔ پس جس کے ساتھ اللہ اپنی معیت بتائے اسے کتنا فخر حاصل کرنا چاہیئے اور فرمایا ہے

انما یوفی الصبرون اجرھم بغیر حساب (الزمر ۱۱)

صابرین کیلئے نیک ثمرات کا وعدہ ہے اور لمن صبر و غفر ان ذلک لمن عزم الامور (الشوریٰ ۴۴) میں بتلایا ہے کہ صبر کرنا بھاری کام ہے۔

۴:۔ چوتھا اصل یہ فرمایا کہ ان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما (الحجرات ۱۰)

غرض بدظنی سے روکا تمسخر سے روکا، صبر کے فوائد بتلائے اور یہ کہا کہ اگر آدمیوں میں نقار ہو تو تم صلح کرادو۔ ان چار اصولوں کو بتا کر دنیا میں امن عامہ کی بنیاد ڈالی۔"

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۵۳ تا ۳۵۴ تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ)

وقف جدید 1997 کی وصولی میں جماعت احمدیہ جرمنی دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر رہی

☆☆☆ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اظہار خوشنودی ☆☆☆

خدا تعالیٰ کے فضل واحسان کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کو وقف جدید 1997 میں وصولی کے لحاظ سے دنیا بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کرنے کی سعادت عطا ہوئی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 1998 میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اور گذشتہ سال وصولی کے لحاظ سے نمایاں مقام حاصل کرنے والے ممالک کے ذکر کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کی خدمات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور اپنی قربانیوں کو مستحکم رکھتے ہوئے انہیں برقرار رکھنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

" جو مجموعی وصولی کے لحاظ سے جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی پہلی دس جماعتیں ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ امریکہ امسال بھی اول رہا ہے اور امریکہ کے بعد پاکستان نمبر دو ہے اور یہ پاکستان کو بڑا اعزاز ہے انتہائی مخالفانہ حالات کے باوجود اس چندے میں انہوں نے ایک ذرہ بھی کمی نہیں کی۔ جرمنی کی تیسری پوزیشن ہے جو پہلے نمبر ایک اور پھر دو اور پھر اب تین ہوا ہے اسی طرح مستحکم ہے اور ان کی مجبوری ہے اب آپ لوگ زبردستی وقف جدید کا چندہ بڑھانے کی خاطر اپنے باقی چندوں کو کم نہ کریں وہ نظام بگڑ جائے گا۔ اللہ نے آپ کو تیسری پوزیشن عطا فرمائی ہے بہت بڑی چیز ہے۔ اس دوڑ میں تیسرا گھوڑا ہونا بھی بڑی بات ہے کیونکہ عام طور پر اول دوم سوم کا اعلان کیا جاتا ہے۔"

بقیہ :۔ واقفین نو کا سہ ماہی پروگرام

تربیتی امر یہ بھی تھا کہ ہر بچہ نماز سنانے کے بعد میز پر رکھے گئے چاکلیٹوں میں سے خود ہی حسب ھدایت دو عدد چاکلیٹ اٹھالیتا۔

دیگر دلچسپ مقابلہ جات میں الٹی دوڑ، غبارے پھلا کر پھاڑنا اور میوزکل چیئرز کا مقابلہ شامل تھا۔ اس دوران کچھ وقت کے لئے نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو بھی تشریف لائے اور انتظامات اور کارروائی کا مختصراً جائزہ لیا۔ آخر میں مختلف مقابلہ جات میں اول دوم سوم آنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے اور یہ کامیاب پروگرام جس میں خدا کے فضل کے ساتھ 88 فیصد واقفین نو نے شرکت کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ:۔ سیکرٹری وقف نو، فرینکفرٹ)